OUKA
The University of Osaka
Institutional Knowledge Archive

Title	جا پانطل با کو اردوکیق ساعری سکھانک□ ل ی□ دو م ضام ین : ھالی اوراقبال
Author(s)	Tahir, Marghoob Hussain
Citation	外国語教育のフロンティア. 2021, 4, p. 209-221
Version Type	VoR
URL	https://doi.org/10.18910/79372
rights	
Note	

The University of Osaka Institutional Knowledge Archive : OUKA

https://ir.library.osaka-u.ac.jp/

The University of Osaka

جاپانی طلبا کو اردو کی قومی شاعری سکھانے کے لیے دو مضامین: حالی اور اقبال

日本人学生を対象としたウルドゥー近代文学教材について

TAHIR, Marghoob Hussain

要約

本稿は、ウルドゥー語を学習する日本人学生を対象とした教材のうち、近代ウルドゥー文学のなかの、特に新体詩の基礎を築く上で大きく貢献したアルターフ・フサイン・ハーリー (Khwāja Alṭāf Ḥusain Ḥālī, 1837-1914) と、南アジアのムスリムの自立を訴える詩でムスリムの政治・社会運動の思想的基盤を築き、パキスタンでは「大学者 ‘allāma」として尊敬を集めるムハンマド・イクバール (Muḥammad Iqbāl, 1877-1938) に関する紹介文である。

ハーリーは詩作においてはガーリブ (Mirzā Asad Allāh Khān Ghālib, 1797-1869) の弟子であった。このため当初は恋愛やスーフィズムなどを主題とした伝統的なウルドゥー詩を書いていたが、イギリス植民地期の南アジアのムスリムの近代化運動「アリーガル運動」を牽引したサイイド・アフマド・ハーン (Saiyid Aḥmad Khān, 1817-98) に感化されると、ムスリムの近代化を文学面で支えた。詩集の序文でハーリーは恋愛など古典詩における伝統的な主題から、現実社会に目を向けた詩を作るべきであると主張し、この長い序文は『詩序論 *Muqaddima Shi‘r o Shā‘irī*』(1893 年) として別途刊行された。ウルドゥー文学史におけるハーリーの評価はその詩よりも、新体詩運動先導的役割にある。ハーリーの活動は、ウルドゥー文学史上重要な意味を持つばかりでなく、南アジアのムスリム、特にウルドゥー語話者の間での近代化の問題と深くかかわることから、理解しておく必要がある。ハーリーの作品としては、ムスリムの盛衰を描いた『ハーリーの六行詩 *Musaddas-e Ḥālī*』の一部を紹介する。これはパキスタンのウルドゥー語教科書にも掲載されている。

イクバールはパキスタンにおいて「イクバール学 Iqbāliyāt, Iqbal Studies」として学問分野が確立して大学院での授業科目も設置されているほか、その詩想や思想を研究する機関が複数存在されている。また、彼のペルシア詩はイランでよく知られており、イクバールは「ラーホールのイクバール Iqbāl Lāhorī」として知られている。青年期にヨーロッパに学んだイクバールは、西洋の文化を体験したことで、ムスリムが辿るべき道を示すべく、哲学的な内容を簡明な語彙で描出した。

ここでは、各詩人の生涯の概要と作品の特徴を、文法的に理解しやすい詩句を例示しつつ解説している。分量はそれぞれ 1 回の授業で読む程度のものとし、語彙や文体も中級の学生が理解できるよう簡明なものとなるように心がけた。

これにより、中級レベルのウルドゥー語運用能力によって、近代ウルドゥー文学の基本的知識と教養である詩人 2 名について理解できることを目指す。

Keywords: Urdu Education, Modern Urdu Literature

اردو کے دو قومی شاعر

الطاف حسین حالی

حالی اردو زبان کے مشہورادیب اورشاعر ہیں۔ وہ 1937ء میں پانی پت میں پیداہوئے جو دلی کے قریب ایک چھوٹا سا شہرتھا انھوں نے پہلے پانی پت میں اورپھر دلی میں فاسی اورعربی زبان سیکھی اورمذہبی تعلیم حاصل کی۔ دلی میں تعلیم حاصل کر نے کے زمانے میں حالی نے غالب کو اپنی غزلیں اصلاح کے لیے دکھائیں۔ اس طرح وہ غالب کے شاگرد تھے۔ حالی نے غالب کی زندگی اورشاعری کے بارے میں ایک کتاب بھی لکھی اس کا نام''حیات غالب''ہے۔

ہندوستان پرانگریزوں کی حکومت قائم ہونے کے بعد مسلمان قوم کی حالت بہت خراب تھی، قوم کی اس حالت کو بدلنے کے لیے سرسید نے علی گڑھ تحریک شروع کی۔ حالی بھی اس تحریک میں شامل تھے اور اس کا بہت اہم حصہ تھے۔ حالی نے سرسید کو مسلمان قوم کا سچا ہمدرد کہا ہے۔ وہ سرسید کے بہت قریبی ساتھی اوردوست ھے انھوں نے سرسید کی زندگی اوران کے کارناموں کے بارے میں بھی ایک کتاب لکھی ہے اس کتاب کا نام''حیات جاوید''ہے۔

حالی اگرچہ مرزاغالب اوراقبال کے طرح عظیم شاعر تو نہیں ہیں لیکن اردوشاعری کی تاریخ میں وہ بہت زیادہ اہم شاعر ہیں۔ حالی نے شروع میں روایتی انداز کی غزلیں لکھیں ان میں عشق، حسن، جدائی اورتصوف کے عام

موضوع زیادہ تھے۔ اس وقت سب لوگ ایسی ہی شاعری کوپسند کرتے تھے۔ حالی کی یہ غزلیں بھی بہت اچھی تھیں ان کو دیکھ کرغالب نے حالی کی تعریف کی تھی اور ان کو شاعری جاری رکھنے کا مشورہ دیا تھا۔

حالی نے اپنے دیوان میں پہلے ایک طویل مقدمہ بھی لکھا، اس کا عنوان"مقدمہ شعروشاعری" تھا۔اس میں حالی نے اردوشاعری میں جوخرابیاں تھیں ان کو بیان کیا اور شاعروں کو مشورہ دیا کہ وہ ان سے بچیں، انہوں نے اردو شاعری کی ترقی کے لیے نئے راستے دکھائے۔ یہ مقدمہ حالی کے دیوان سے زیادہ مشہور ہوا۔ بعد میں یہ الگ کتاب کی شکل میں لاتعداد مرتبہ شائع ہوا۔

حال کی کتاب مقدمہ شعرو شاعری میں اردو کی قدیم شاعری اوراردو غزل پر بہت سے اعتراض کیے گئے تھے اس لیے جو لوگ قدیم شاعری اورغزل کو پسند کرتے تھے انہوں نے اس کتاب کی بہت مخالفت کی لیکن حالی نے جو باتیں کی تھیں ان میں سے زیادہ ترٹھیک تھیں اس لیے بہت سے لوگوں نےاس کتاب کی تعریف کی۔

"مقدمہ شعرو شاعری"کواردو زبان میں تنقید کی پہلی کتاب کہا جاتاہے۔ اردو کی قدیم شاعری کے بارے میں حالی نے جو کچھ لکھا ہے اور شاعری کو بہتر بنانے کےلیے جو تجاویز دی ہیں ان کی وجہ سے یہ کتاب آج بھی بہت اہم ہے۔

حالی نے اپنی ان غزلوں کو قدیم غزلیں کہا ہے۔ علی گڑھ تحریک میں شامل ہونے کے بعد حالی نے اپنی شاعری اورغزلوں کا انداز تبدیل کر لیا۔ حالی کا خیال تھا کہ زمانہ اوروقت بدل گیا ہے اس لیے شاعری اورغزل کو بھی بدلنا چاہیے۔ غزل میں صرف حسن اورعشق کی باتیں نہیں ہونی چاہئیں بلکہ اپنی قوم اورمعاشرے کے

مسئلوں کو بھی غزل میں پیش کرنا چاہیے۔ حالی نے اس طرح غزل میں نئے موضوعات کو شامل کیا۔ قوم کو بری عادتیں چھوڑنے کا مشورہ دیا اور غزل کے ذریعہ اپنی قوم کی رہنمائی کی۔

حالی نے اردو غزل میں ایسے نئے موضوعات پیش کیے جو اس سے پہلے کبھی اردو غزل کا حصہ نہیں تھے۔ حالی سے پہلے اردو غزل کی زبان مشکل اور خاص تھی۔ حالی نے آسان زبان میں غزلیں لکھیں۔ انہوں نے ایسے الفاظ بھی استعمال کیے جو اس وقت عام بول چال کا حصہ تھے لیکن شاعر ایسے الفاظ کو غزل میں استعمال کرنا بہت برا سمجھتے تھے۔ حالی کی اس طرح کی غزلوں کو حالی کی جدید غزل کہتے ہیں۔

جو لوگ پرانے انداز کی غزل کو پسند کرتے تھے انہوں نے حالی کی اس نئے انداز کی غزل کی مخالفت کی بہت لوگوں نے اس غزل کی تعریف بھی کی۔ حالی کی وجہ سے بعد میں آنے والے شاعروں نے اردو غزل میں ہر قسم کے موضوعات کو پیش کیا اور اردو غزل نے بہت ترقی کی۔

حالی کے کچھ اشعار دیکھیے

دھوم تھی اپنی پارسائی کی
کی بھی اور کس سے آشنائی کی

گو جوانی میں تھی کج رائی بہت

پر جوانی ہم کو یاد آئی بہت

ہم نہ کہتے تھے کہ حالی چپ رہو

راست گوئی میں ہے رسوائی بہت

اس کے جاتے ہی یہ کیا ہو گئی گھر کی صورت

نہ وہ دیوار کی صورت ہے نہ در کی صورت

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا

مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

ہوا کچھ اور ہی عالم میں چلتی جاتی ہے

ہنر کی عیب کی صورت بدلتی جاتی ہے

فراغت سے دنیا میں دم بھر نہ بیٹھو

اگر چاہتے ہو فراغت زیادہ

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں

اب ٹھہرتی ہے دیکھیے جا کر نظر کہاں

مزید مطالعے کے لیے کتابیں

کلیات نظم حالی، مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، مجلس ترقی ادب، لاہور1970ء

حالی بحیثیت شاعر، ڈاکٹر شجاعت سندیلوی کا ادارہ فروغ اردو، لکھنؤ1960ء

یادگار حالی، صالحہ عابد حسین، نیشنل بک ٹرسٹ، نئی دہلی 1975ء

مولانا الطاف حسین حالی کی یادیں، مرتبہ اشتیاق احمد ظلی، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ 2017ء

علامہ اقبال

علامہ اقبال پاکستان کے قومی شاعر ہیں۔ وہ اردو اور فارسی دونوں زبانوں کے عظیم شاعر ہیں۔ وہ1877میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ پہلے انہوں نے سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی پھر مزید تعلیم حاصل کرنے لاہور آگئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے انہوں نے فلسفے کے مضمون میں ایم اے کیا۔ گورنمنٹ کالج میں انہوں نے پروفیسرآرنلڈ سے بہت کچھ سیکھا۔اقبال پر ان کا بہت اثر تھا۔

اسی زمانے میں انہوں نے لاہور میں ہونے والے شاعروں میں اور علمی مجلسوں میں شریک ہونا شروع کردیا۔ان کی شاعری اردو زبان کے مشہوررسالے''مخزن'' میں بھی شائع ہونا شروع ہوگئی۔ بہت جلد اقبال کی شاعری پورے ملک میں مشہور ہوگئی۔1905میں اقبال اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے انگلستان گئے۔انہوں نے کیمرج یونیورسٹی سے بی اے آنرز کی ڈگری حاصل کی اور جرمنی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لی اقبال نے کچھ عرصے پڑھایا بھی لیکن انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ ہندوستان جا کرتدریس نہیں کریں گےوکالت کریں گے۔

اقبال نے ملک کی سیاست میں بھی حصہ لینا شروع کردیا۔اس وقت ہندوستان میں انگریزحکومت سے آزادی حاصل کرنے کی تحریک شروع ہوگئی تھی۔ اقبال نے کوشش کی کہ ہندو اور مسلمان دوست بن کر رہیں اور ساتھ مل کر کےآزادی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن اقبال کو اندازہ ہوگیا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ اقبال مسلمانوں کی سیاسی جماعت مسلم لیگ میں شامل ہوگئے۔اقبال نے اپنی ایک تقریر میں مسلمانوں کے لیے الگ ملک کا خیال پیش کیا۔اس لیے لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پاکستان کاخواب اقبال نے دیکھا تھا اس وجہ سے اقبال کو''مصورِپاکستان'' بھی کہتے ہیں۔اقبال کاانتقال1938میں ہوا۔وہ لاہور میں دفن ہیں

سیاسی اور سماجی مصروفیات کے ساتھ اقبال شاعری بھی کرتے رہے اس شاعری میں پیغام بھی تھا اور اثر بھی۔

شروع میں اقبال نے روایتی شاعری بھی کی اور اس انداز کی غزلیں لکھیں جو لوگوں میں بہت مقبول تھا۔

وطن سے محبت کے موضوع پر نظمیں لکھیں۔ہندوستان سے محبت کی نظمیں لکھیں لیکن پھر اقبال نے اپنی شاعری کے موضوعات کوہندوستان اور انسانیت تک پھیلادیااور اس طرح وہ دنیا کے عظم شاعروں میں شامل ہوگئے۔

اقبال کی شاعری میں زندگی کے بارے میں ایک مکمل نظام اور فلسفہ نظرآتا ہے اس لیے اقبال کو فلسفی شاعر بھی کہتے ہیں۔اقبال نے مشرق اورمغرب کی تہذیب کو قریب سے دیکھا اور اس پر غور کیا اورپھراپنے خیالات کو اپنی شاعری میں پیش کیا۔

اقبال نے شاعری میں زندگی کے بہت اہم موضوعات کو پیش کیااور ان پر اقبال نے ایک فلسفی اور مفکر کے انداز میں تبصرہ کیاہے۔اقبال نے خاص طور پرمسلمان قوم کی خراب حالت کی وجوہات کو بیان کیااور ان کا حل بھی بتایا۔

اقبال نے سب سے زیادہ زور''خودی''پردیا ہے۔ اقبال کے نزدیک اس کائنات میں انسان ہی سب سے افضل ہے اس لیے انسان کو اپنی ذات میں چھپی ہوئی طاقت کو پہچاننا چاہیے۔

اقبال نے عشق کو کائنات کی بہت بڑی طاقت کہا ہے لیکن ساتھ میں عقل کو بھی اہم سمجھا ہے۔

اقبال کی شاعری میں فطرت کے منظر بھی بہت ہیں۔یہ بہت حسین اور خوبصورت ہیں۔

اقبال کی شاعری دل،دماغ اور روح تینوں پر اثر کرتی ہے

اقبال صرف شاعر نہیں تھے وہ دل میں مسلمان قوم کا درد رکھنے والے ایک رہنما بھی تھے۔اقبال کی شاعری کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا ہے۔ان کی فارسی زبان کی شاعری کی وجہ سے ایران والے ان کو فارسی کا بھی عظیم شاعر کہتے ہیں۔ ایران میں وہ اقبال لاہوری کے نام سے مشہور ہیں۔

اقبال کی کچھ بہت اہم اور مشہور نظموں کے نام یہ ہیں

طلوع اسلام

شمع اور شاعر

شکوہ،جواب شکوہ

مسجد قرطبہ

اقبال کے کچھ اشعار

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئے صبح شام پیدا کر

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

اے طائرلاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

مزید مطالعے کے لیے کتابیں

کلیات اقبال اردو، اقبال اکیڈمی، لاہور 2010

حکیم فرزانہ، شیخ محمد اکرم، فیروز سنز، لاہور 1957

عروج اقبال، ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، اقبال اکیڈمی، لاہور، 2011

فکر اقبال، خلیفہ عبدالحکیم، بزم اقبال، لاہور، 1968